2/۱۹۹

(۲)

بخدمت جناب محترم مفتی صاحب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .

(۱) ہمارے علاقے میں جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی طرف سے اسقاط کرتے ہیں، جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ چھوٹے رومال میں پیسے باندھتے ہیں اور دائرے میں لوگ بیٹھتے ہیں، پھر یہ پیسے ایک شخص کو بخش دیتے ہیں، وہ پھر دوسرے کو اسی طرح کرتے کرتے آخری شخص پھر اول شخص کو بخش دیتا ہے۔ وہ پھر اس کو تقسیم کر کے سب میں تقسیم کرتا ہے، کیا یہ طریقہ درست ہے.

(2) میت کے گھر والوں کی تعزیت کا صحیح طریقہ کیا ہے،

(3) ہمارے گاؤں میں کسی کے مرنے کے بعد گھر والے اس کے خیرات کے لیے بکرے ذبح کرتے ہیں اور گوشت گاؤں والوں پر تقسیم کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ وفات کے تیسرے دن کیا جاتا ہے، تو کیا خیرات کے لیے تیسرا دن متعین ہے یا کسی اور دن بھی کیا جا سکتا ہے،

(4) میت کو دفنانے کے بعد قبر کے ارد گرد کھڑے ہو کر مولوی صاحب کا مخصوص تلاوت کرنا اور پھر اجتماعی دعا کرنا کیا یہ شرعاً جائز ہے؟.

بینوا توجروا!

وضاحت: مخصوص تلاوت سے مراد سورت بقرہ کا اول اور آخر ہے.

المعرض: محب اللہ

صوبہ بلوچستان تحصیل و ضلع ژوب کلی تیخابہ

فون نمبر: 03421464394

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۳/۲۰۶۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

(ا)۔۔۔ مذکورہ حیلہ کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے اس میں بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں، جیسے:

(الف) اسکو محض رسم ورواج کے طور پر کیا جاتا ہے۔

(ب) دائرے میں بٹھا کر جن افراد کے ذریعے حیلہ اسقاط کیا جاتا ہے، ان میں امراء بھی موجود ہوتے ہیں جن کو مال دینے سے فدیہ کی ادائیگی نہیں ہوتی۔

(ج) اس حیلہ کو فرض اور واجب کا درجہ دیا جاتا ہے، اور جو اس کو اختیار نہ کرے یا اس سے انکار کرے تو اس پر بہت طعن وتشنیع کی جاتی ہے اور بعض مقامات پر تو لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے وغیرہ وغیرہ، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کے لئے دعاءِ مغفرت کی جائے اور اس کے جو نماز، روزے رہ گئے ہیں اُن کا فدیہ ادا کیا جائے اگر میت نے وصیت کی ہو اور اگر اس کیلئے مال بھی چھوڑا ہو تو ترکہ کے ایک تہائی مال تک وصیت پر عمل کرنا ورثہ پر واجب ہے، اور اگر مال نہ چھوڑا ہو تو ورثہ پر واجب نہیں بہتر ہے۔ (کذا فی فتاویٰ عثمانی: ۱/۱۱۸)

(۲)۔۔۔ تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کے اہلِ خانہ اور قریبی رشتہ داروں کے پاس اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے تین دن کے اندر اندر ایک بار جائے، ان کو تسلی دی جائے اور صبر کے فضائل اور اُس کا عظیم الشان ثواب سنا کر اُن کو صبر کی ترغیب دے اور میت کے لئے انفرادی طور پر دعاءِ مغفرت کرے، لہٰذا تعزیت کے اسی مسنون طریقے کو رواج دینا چاہئے اور اس بارے جو بدعات رائج ہو چکی ہیں، ان سے احتراز کرنا چاہئے۔ (ماخذہٗ التبویب: ۷۴/۱۸۷۷)

(۳)۔۔۔ خیرات کیلئے شرعاً کوئی دن اور وقت مقرر نہیں ہے، کسی دن اور کسی وقت بھی خیرات کی جاسکتی ہے، اس کیلئے وفات کے تیسرے دن کو لازم سمجھنا بدعت ہے۔

حاشية ابن عابدين – (۲ / ۲۴۰)

مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت وقال أيضا ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأنه شرع في السرور لا في الشرور وهي بدعة مستقبحة وروى الإمام أحمد وابن ماجه بإسناد صحيح عن جرير بن عبد الله قال كنا نعد الاجتماع إلى أهل الميت وصنعهم الطعام من النياحة اه وفي البزازية ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلى القبر في المواسم واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

سورة الأنعام أو الإخلاص.والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأكل يكره...وأطال في ذلك في المعراج. وقال: وهذه الأفعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لأنهم لا يريدون بها وجه الله تعالى

(۴)۔۔۔دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات "مفلحون "تک اور پائنتی کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیات "آمن الرسول" سے ختم سورۃ تک پڑھنا مستحب ہے،اور احادیث سے دعا مانگنا ثابت ہے لہٰذا کبھی کبھار اجتماعی دعا کرنے میں مضائقہ نہیں،البتہ اسے لازم نہ سمجھا جائے، نیز ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے وقت قبر کی طرف رخ کرنے کی بجائے قبلہ کی طرف رخ کیا جائے تاکہ قبر سے مانگنے کا وہم نہ ہو۔(ماخذہٗ التبویب ۳۱/۱۳۳۶)

شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور(۱۰۹)

وأخرج الطبراني والبيهقي في الشعب عن إبن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا مات أحدكم فلا تحبسوه وأسرعوا به إلى قبره وليقرأ عند رأسه فاتحة الكتاب ولفظ البيهقي فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة سورة البقرة في قبره.............واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[signature]
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۳/۲۰۶۶
۱۴۴۰/۸/۱
۲۰۱۹/۴/۷
جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۹/۷/۱۴۴۰ھ

مفتی
دارالعلوم کراچی